v.7331

بسم اللہ

نعت شریف

[1]
نعت لطف جو حاصل ہو تقاضا کیوں ہو
مہرباں آپ ہو گر کوئی تمنا کیوں ہو
بابی انت و امی میں فدا میں صدقہ
آپ کے درد محبت کا مداوا کیوں ہو
امت خستہ کو جب آپ سا آقا ملجائے
اے زہے بخت وہ ممنون مسیحا کیوں ہو
شافع روز جزا آپ ہیں پھر ڈر کیا ہے
چشم بد دور مجھے وحشت فردا کیوں ہو
بیخودی پر ہیں فدا اوسکے جو دیکھیں آنکھیں
ایسا سرشار ہے نرگس شہلا کیوں ہو
دونوں جلوے جو نظر آجائیں مبارک بسمل
جب مدینہ ہے مجھے پھر طور کا سودا کیوں ہو

---

[1] پھر اپنے افسر وطن کی تازہ نعت شریف بجنسہ درج کرکے سوانح متبرک کی زینت دوبالا کیگئی

شان اولیار

اولیار اللہ کا وہ مرتبہ ہے کہ اولیار اللہ ہمنشین اللہ تعالے کے ہین اور وہ مبترک گروہ ایسی شان رکہتی ہے۔ جیسے کے حدیث شریف مین آیا ہے۔ اونکا ہمنشین شقی نہین ہوتا۔ اور انکا انیس ذلت نہین اوٹہاتا۔ **شعر**

ہرکہ خواہد ہمنشیں با خدا ⁝ گو نشیند در حضور اولیاء

یعنے جو شخص اللہ تعالے کا ہمنشیں بننا چاہے۔ تو اوسے چاہئے کہ اولیاء اللہ کی حضوری مین رہے۔ کیونکہ ولی کی معنے لغت مین دوست اور قریب کے مین خواہ یہ قربت و محبت عالم زندگی مین ہو یا بعد از منتقل عالم جاودانی سے ہو۔ یہہ توصل و اتصال باعث راہ نجات ہے۔ ولی کی جمع اولیار اللہ ہے۔ اہل اللہ کو جو ولی اللہ کہتے ہین۔ اسکا سبب یہی ہے کہ اہل اللہ اللہ تعالیٰ سے نزدیک طور اُس کے دوست ہوتے ہین۔ اس واسطے اہل اللہ کو اولیار اللہ کہتے ہین۔ پس قاعدہ ہے کہ محب کا محب بہی محبوب ہوتا ہے۔ یعنے دوست کا دوست بہی دوست ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا دوست بہی اللہ تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے۔ پس یہ کتنا بڑا مرتبہ ہے اولیاء اللہ کا کہ اونکا ہمنشین بہ سبب محبت و قربت کے مرتبہ محبوبیت سے مشرف ہوکر خود بہی ولی اللہ یعنے اللہ کا دوست ہو جاتا ہے۔ اس لیے اولیاء اللہ کا وہ مرتبہ ہے جیسے کہ پروردگار عالم کا ارشاد ہے۔ **الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۝** اور حدیث شریف مین

آیا ہے کہ۔ اِنَّ اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون مِنَ الدّار اِلَی الدّار۔ یعنے اولیاء اللہ کی وہ شان ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک جگہ سے دوسرے جگہہ منتقل ہو جاتے ہین۔ کیونکہ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ۔ یعنے موت ایک پل ہے۔ جو دوست کو دوست کے طرف پہونچا دیتی ہے۔ چونکہ اُن کی قربت عالم زندگی مین اور عالم اُخروی کے بعد بھی ایک ہی فیض پہونچا سکتی ہے۔ اِس لئے یہ دستور مستور ہے کہ خلقِ خدا اولیاء اللہ سے مانوس ہے اور اللہ تعالیٰ کی بھی عجب شان ہے۔ ہر ملک مین چند اپنے خاص بندون کو رکھا ہے۔ جن کی برکتِ دعا سے ہم زندگی بسر کر رہے ہین۔ ورنہ ہمارے موجودہ اعمال تو ایسے نہین ہین۔ کہ ہم زندہ رہ سکیں اور ہم پر قہر خداوندی نازل نہو۔ چند میرے اہل وطن محبانِ صادق نے مجھکو صرف کیُل ہی کے۔ اولیاء اللہ کے سوانحات لکھنے پر مدت سے مجبور کرتے رہے اور مین بھی بوجہ عقیدت مندی سوانحات کے لئے فراہمی مواد مین ساعی رہا۔ بڑے زحمتوں سے اور قدیم بزرگان وطن کے ملاقات و گفتگو و نیز اون کے مراقبہ و مکاشفہ نے کچھ واقعات صادقہ کا انکشاف کرایا۔ جو وقتاً فوقتاً ضبط قلم ہوئے ہین اب احباب کے بیحد اصرار پر ایک چھوٹی ابتدائی تحریر جو جذبۂ دل کی تصویر ہے۔ شیدایانِ وطن کے روبرو پیش کرتا ہون۔ تاکہ اسکو پڑھکر وطن کی محبت دل مین بڑا ہین کہ جب ... ہمارا وطن ایسے ایسے بزرگان عظام کا منظور نظر تھا تو اب ہم بھی وطن کے محبت میں سرشار و بادۂ الفت سے مست کیون نہ رہین۔

شعر

بلبل کو گل مبارک گل کو چمن مبارک ؞ شیدائے وطن کو یارب وطن مبارک

کیونکہ

حب الوطن از تخت سلیمان بہتر —— خار وطن از سنبل ریحان بہتر

اس لئے ارادہ ہوا کہ اس متبرک سوانح حیات مردان غیب رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات کے تحریر سے قبل اس ہمارے وطن کیل جو گہوارئے خاصان خدا بلا امتیاز مذہب وملت رہا ہے جیسے تشریح نام سے معلوم ہوگا۔ اس کا کچھہ تذکرہ کرنا مناسب سمجھا۔ جو مستند طور سے ہے۔ اور باعث ازالہ خیال اغیار ہے۔ **شعر**

پتھر کے مورتون مین سمجھا ہے تو خدا ؎ خاک وطن کا مجھکو ہر ذرا دیوتا ہے

بیان وطن

ہمارے پیارے وطن مالوف کا نام مرغوب فی الوقت کیل کہا جاتا ہے۔ یہ کنڑی لفظ ہے۔ جو ماخذ کیا گیا ہے۔ کلمہ "کویلو" سے کویلو کے لغوی معنے تو آباد قریہ یا درختون کا جھنڈ کہا جاتا ہے۔ بعض مستند چیزون سے یوں بھی پتہ چلا ہے کہ بزمانۂ مہاراجہ چھتری ستارے "کیل کو کوین کہتے تھے۔ رفتہ رفتہ کثرت استعمال سے کویل کہنے لگے۔ کوین سنسکرت لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنے اور وجہ تسمیہ بھی وہی ہے۔ جو اوپر تشریح ہو چکی ہے۔ سنہ ۱۲۱۰ھ مین بزمانہ نواب میر عالم مرحوم کیل کا نام نظام گڈہ بھی رہا ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ نظام گڈہ عرف کیل سرکار مدگل صوبہ دار الظفر بیجاپور کا تعلقہ رہا ہے۔ زمانہ باستان مین [illegible]

سے ہی کیل موسوم رہا ہے۔ جس کی تشریح توضیح طلب ہے۔ جس کے لئے ضخیم دفتر چاہیئے۔ انشاء اللہ آئیندہ کوئی مستقل کتاب حالاتِ کیل مین لکھی جائیگی۔ اُس مین مفصل تشریح ہوگی۔ کیل کے بعض حالات کے لحاظ سے پتہ چلتا ہے کہ نئی آبادی قایم ہوئی ہے۔ گذشتہ زمانہ مین کیل کی آبادی پہاڑ کے سطح پر تھی۔ وہان زمانۂ گذشتہ کے آبادی کے کہنڈیر منہدمہ دیوارین اب بھی موجود ہین۔ تاریخ کرناٹک مین کویل نگر" لکھا ہوا ہے۔ اور اس کو زبان کنڑی کا مقام مرکز قرار دیا گیا ہے۔ سالی واہن شکی سنہ ۱۳۱۴ مین راجہ نکب بھوپال اناگندی کے قبضہ مین بھی کیل رہ چکا ہے۔ یہہ ہے مختصر تشریح وطن۔

تذکرہ ولی النعمہ وطن

مدت منقضی ہوچکی ہے۔ نیز قرار دادِ مدت مین اختلاف بھی ہے۔ یہہ اختلافِ رفتار زمانہ کے تغیرات و انقلابات جیسے کہ تشریح نام کیل سے ظاہر ہے۔ ایسا ہی تعین مدت بھی توضیح کی محتاج ہے اس لئے بلحاظ طوالت و قلت وقت مجبوراً ناظرین سوانح متبرکہ ہذا سے ادنا آئیندہ کا وعدہ کرنا پڑا۔ انشاء اللہ آئیندہ بشرط گنجائش وقت استدلال کے ساتھہ سوانح حیات مکمل کیجا سکتی ہے۔

ف۔ کہا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ۔ بغداد شریف وغیرہ ان متبرک مقامات سے باجازت عالم رویا سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم و نیز حسب ارشاد خاص مرشدان کامل چند حضرات جن کے اسمائے گرامی یہہ ہین۔ حضرت منعم شاہ ولی اللہ۔ حضرت شیخ محبو

ولی اللہ۔ حضرت مردان غیب ولی اللہ۔ حضرت سر سیلانی ولی اللہ۔ حضرت سیلانی بادشاہ ولی اللہ۔ یہہ بزرگان جلیل القدر یہین آکر مختلف مقامات پر منقسم ہو گئے۔ اور یہہ حضرات قایم اللیل وصائم النہار رہتے۔ اور ریاضت واذکار وتسبیح وتہلیل وتلاوت ووظائف مین شبانہ روز منہمک رہتے۔ اور نہایت احتیاط اس امر کی فرمایا کرتے کہ کسی طرح سے ہماری شہرت نہو۔ اور ہمارے اوقات مین خلل نہ پڑے۔ مگر ہر مشرف ہستی سے قدرت کو ایک خاص کام لینا ہے۔ اور جو کام جس کے ذمہ ہے اوس کو اوس کیلئے۔ موزون بنایا گیا ہے۔ شعر

ہر کسے را بہر کارے ساختند ۔ میل او اندر دلش انداختند

اس لئے راز کا افشا ہو گیا۔ ظاہر ہے ہر نیک صحیح بات اور خاصان خدا کے جلوے بغیر ظاہر ہوئے کہ مخلوق کی عقدہ کشائی ممکن نہین۔ مگر ہر کام کے لئے وقت مقرر ہے۔ کل ہر دن ۵ باوقات صلاۃ اور ہر ایک ہستی کے نئے نئے کرشمے وکیفیات ہوا کرتے ہین ہر پہول مین جدا رنگ ہر رنگ مین جدا بو "ہر گلے را رنگ وبوے دیگر است" ۔ مگر سب کا ایک ہی مقصد ہے۔ شعر

عاشق وعشق وبت وبتگر وعیار یکیست ۔ کعبہ ودیر ومساجد ہمہ جا یار یکیست

چنانچہ حضرت مردان غیب رحمۃ علیہ کے عجیب وغریب واقعات مین۔ آپ کی طبع رسا نے جس مقام کو پسند فرمائی تہی۔ وہ نہایت عمدہ مقام تہا۔ ایک سایہ دار بڑی چٹان آجکی تہی۔ اور گنجان سایہ دار درختون کے جہنڈ تہے۔ یہہ خوبصورت

مقام تیز ہوا۔ بارش اور دہوپ سے بالکل محفوظ تہا۔ اور جس مین طلوع وغروب کے وقت آفتاب کی تمازت وہان تک نہین پہونچ سکتی تہی۔ جسکی مختصر تعریف یہ ہے شعر

باد در سایۂ درختانش گسترآئیدہ فرش بوقلمون

وہ مقام اور بہت سارے خوبیوں کے باعث خاصان خدا کا منظور نظر تہا۔

وہان دوشنبہ۔ پنجشنبہ۔ جمعہ حضرت مردان غیب صلی اللہ جملہ ساتھیون کے ساتھ جلسہ فرمایا کرتے تہے۔ اور پہر وہان سے تمامی بزرگان جلیل القدر اپنے اپنے معینہ مقام پر منقسم ہو جایا کرتے تہے حضرت مردان غیب رحمۃ اللہ علیہ کے قیام کر اوس خانہ سنگ کی یہہ شان تہی۔ شعر

ایک چراغ است درین خانہ کہ از پرتو آن ہر کجا مینگری انجمنِ ساختہ اند

غرض وہ حضرات ہمیشہ یاد خدا مین مشغول رہتے۔ حد درجہ کی ریاضت فرمایا کرتے مخلوق کے واسطے دعا فرماتے جس کو ایک مدت مدید گزر گئی اور اپنے ساتھی واصلان بالحق بہی یکے بعد دیگرے داعی حق کو لبیک فرمانے لگے۔ تو آپکو بڑا قلق ہوا۔

اس لئے آپ درگاہ پروردگار میں یوں عرض فرمایا کرتے تہے "تہا جوش و خروش اتفاقی ساقی اب زندہ دلی کہان ہے باقی ساقی میخانہ نے رنگ و روپ بدلا ایسا میکش رہا نہ ساقی ساقی" اس کے بعد تو آپ کے مجاہدات ریاضات میں حد سے زیادہ اضافہ ہو گیا۔ البتہ بغرض وضو صومعہ سے باہر تشریف لاتے اور سامنے کے تالاب مین جہان صاف چشمہ تہا۔ وضو فرمایا کرتے وہاں چراغ بو

کا ہمیشہ رہتا۔ پہاڑ پر کی قدیم آبادی پر سے چڑھا ہے۔ وہاں مویشوں کو لاکر چرایا کرتے او نیچے وسیع جنگلوں میں سے ایک قومی خوبصورت گائے حضرت کو دودھ پلایا کرتی تھی اور حضرت کے کرامت کے باعث اوس گائے کا پیٹ بھر جایا کرتا تھا جسکو آپ از قسم سبزی تھوڑی سی دست مبارک سے کھلا دیا کرتے تھے جو دست مبارک کے برکت کے باعث اور کرامت کے وجہ اوس کا پیٹ بھر جایا کرتا۔ وہ جیت وجو بند بغیر چرنے کے رہتی اُس گائی کی عجیب وغریب حالات دیکھکر چرواہا متحیر رہتا اور اصلیت کے پتہ کی کھوج مدت سے اوس کو تھی مگر خاصان خدا کے غیبی واقعات سے وہ چرواہا کیا واقف ہو سکتا تھا۔ مگر پروردگار عالم کو مقصود تھا کہ حضرت کے واقعات کا اظہار اوس متجسس چرواہے پر کردیں چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ حضرت مردان غیب ولی اللہ اپنے مقام سے بغرض وضو پہاڑ کے نیچے موتی چشمہ پر تشریف لائے۔ اور بعد از وضو آپ واپس ہو رہے تھے۔ اس اثنا میں ایکی شفیق گائے جو آپ کو ہمیشہ دودھ پلایا کرتی تھی۔ فرط محبت سے پکارتی ہوئی آپ کے پاس حاضر ہو گئی۔ اگرچہ کہ آپ اوس وقت بالکل ہی علیحدہ لباس پہنا تھے۔ اگر کوئی انسان بھی ہوتا تو آپ کو پہچان نہیں سکتا تھا۔ مگر وہ گائی کی تو یہہ کیفیت تھی۔

شعر

بہر رنگے کہ خواہی جلوہ می ساز ❖ کہ من آن قد زیبا می شناسم

وہ فوراً آپ کو پہچان لی آج ہمکو اوس بیخبر گائی سے سبق لینا چاہئے۔ کہ ایک جانور

جو مئے حقیقی سے مدہوش اور آج ہم ایسے منحرف اور ہمارے دل ایسے زنگ آلود کہ کچھہ بہی احساس نہیں خاصان خدا سے کچھہ بہی محبت واخلاص نہیں۔ غرض وہ گائے حضرت کے پاس آگئی آپ شیرخوار بچے کے مانند اوس گاؤ ماتا سے دودھ نوش جان فرمایا۔ اور دعا دی اور کہا کہ ہندو مذہب کے پیشوا نے بلا وجہ ایک جانور کو اپنی مذہب کا رکن اعظم نہیں بنایا۔ اور بلا سبب اس کی عزت واحترام نہین کیا۔ اونہون نے دیکھا کہ ایک لا متناہی نعمت جو قدرت نے اسمین پنہان رکھی ہے جو اس کا گران قدر دودہ ہے۔ جو کسی جانور کے دودہ مین یہہ عمدہ صفات موجود نہین ہین اس عرصہ مین وہ چرواہا جو مدت سے حضرت کا متلاشی تہا وہان آن پہونچا۔ آتے ہی کچھہ سخت سست حضرت کو کہنے لگا۔ حضرت نے نظر الطاف سے درگزر فرمایا۔ اور اوس کے گرم اور گستاخانہ باتون کے جوابات نہایت اخلاق اور نرمیت سے دیتے رہے۔ آخر وہ چرواہا آپ کے اخلاق کے باعث متحیر ہو گیا۔ اور دل ہی دل مین غور کرنے لگا کہ۔ یہہ متبرک وجود جس کی مین نے گستاخی کر رہا ہون۔ ہم جیسا نہین ہے۔ بلکہ یہہ اور ہی کیفیت رکہنے والا وجود ہے پہر وہ اپنی گستاخی سے نادم وخجل ہو کر حضرت سے معافی چاہنے لگا تو حضرت مرد الغیب ولی اللہ نے ازراہ عفو دو تین مٹی کنکریاں اپنے دست مبارک سے اس چرواہے کو دیدئے اور تاکید فرمایا کہ اس کو لیکر بغیر پہر کر دیکہنے کے اپنے مقام پر چلا جا۔ بعد داخل مکان ہونیکے اون کنکریون کو دیکہہ پہر قدرت کا تماشہ نظر آئیگا۔ غرض وہ چرواہا جب

ہدایت مرحمت کنکریون کو لیکر اپنے مکان کو جانے لگا۔ ٹوپی گنڈہ کے پاس پہونچا تہا کہ پہر اوس کو بے وقوفی سوجہی۔ ...... تو اس نے پہر حضرت مردان غیب ولی اللہ کے شان میں گستاخانہ الفاظ کہتے ہوئے۔ اون کنکریون کو پہینک دیا۔

شعر
تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل ٭ کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

غرض اوس چرواہے کے قسمت مین وہ سعادت نہین تہی۔ افسوس وہ چرواہا دولت وبرکت سے محروم ہوگیا۔ اوس نے کنکریون کو پہینک کر تحقیر سے زبان کنڑی مین کہا۔ اس فقیر کے کنکریون سے ہوتا کیا ہے ایسے فقیرون کو مین نے دیکہہ چکا ہون اس استہزا و تضحیک کے باعث فوراً اوسے خونی قے ہونے لگے۔ دو تین قے بعد وہ چرواہا مر گیا۔ اور اپنے گستاخی کی سزا پایا گیا۔ اس واقعہ جان گزار کا اظہار اون کے ساتہیون نے من وعن آبادی مین جاکر بیان کر دئے۔ آبادی کے تمامی جہلا لاٹہین لیکر حضرت کے تشریف فرما مقام پر آپہونچے حضرت شیخ محبوب ولی اللہ جو مقررہ مقام سے دور بیٹہے تہے۔ اون دہقانیون کی نظر پہلے ہی شیخ محبوب ولی اللہ پر پڑی فوراً اونہون نے قریب ہو کر حملہ کرنا چاہے۔ آپ نے فرمایا کہ مین وہ نہین ہون۔ بلکہ وہ حضرت جن کی تم کو تلاش ہے۔ بڑے چٹان کے نیچے بیٹہے ہین۔ پہر تو کیا پوچہنا حضرت مردان غیب ولی اللہ پر وہ تمامی لوگ بغرض حملہ اودہر مخاطب ہوئے۔ مگر وہ لوگ یہان ایک عجیب حیرت انگیز تعجب خیز یہہ واقعہ مشاہدہ کرتے ہین کہ حضرت مردان غیب ولی اللہ ایک جلالی ضرب پتہر پر لگاتے ہین۔ اوس ضرب کے باعث

وہان کے حاضرین مخالفین کے آنکہین خیرہ ہو جاتے ہین۔ اور عالم بیہوشی اون پر طاری ہو جاتی ہے۔ جب ہوش مین آتے ہین تو کیا دیکہتے ہین۔ کہ نہ وہ حضرت ہین۔ نہ وہان کی وہ رونق بلکہ اداسی سی تاری ہے۔ البتہ اون لوگون نے یہہ مشاہدہ اپنی انکہون سے کیا کہ جہان آپ تشریف فرما تہے۔ وہان کا پتہر بالکل تازہ شق ہو گیا ہے۔ اور غور و خوص سے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ آپ یہان اِس شق مین سما گئے ہین تاکہ مجہہ اغیار نہ دیکہین۔ اور مین اون سے نہ ملون۔ البتہ ایک سبز عمامہ شریف کا کچہہ حصّہ نظر آ رہا تہا۔ جو اس بات کا پتہ دیر ہا تہا کہ وہ ہوتے ہیے یہا زندہ یہان محفوظ ہین۔

اشعار

جناب مردانِ غیب کے ہجر مین جو قت سوتا ہون ۔ مصاحب دور کر لیتے ہین آنسو اپنے دامان پر
گدائی مین تری در کی وہ عیش حاصل ہے ۔ نہ ڈالون آنکہہ تک تخت سلیمان پر
جناب مردان غیب بہر حق سب کی خبر لیجو ۔ کہ حسرت رو رہی ہے اب سب کے پاس حرمان پر

غرض اون لوگون نے جب یہہ کرامات بچشم خود دیکہا۔ اور حیرت زدہ ہو کر اپنے اس گستاخی پر نادم ہوئے۔ اور پروردگار عالم کے درگاہ مین جل جلالہ و عم نوالہ تمامی سر بسجود ہو کر اپنے خطا کی معافی مانگی۔ اس کے بعد آبادی مین پہاڑ پر جہا گئے پہر تو وہ حضرت کے بے حد معتقد تہے۔ اس اعتقاد و صدق دلی سے انہون نے جہان آپ غائب ہو گئے تہے۔ قبر بنا دیا۔ مگر دوسرے روز اوس مزار مبارک کو پہری ہوئی پائی۔ کہتے ہین کہ کامل (۷) دفعہ قبر کو سیدہا باندہا گیا۔ مگر وہ قبر پہیرتی

ہی رہی ۔ آخر لوگون نے اوسی حالت پر چھوڑ دیا ۔ چنانچہ ابتک قبر مبارک ایسی ہی ہے ۔ پہر تو حضرت کے پاس لوگون کا اژدہام رہا کرتا تہا ۔ مقاصد مین لوگ کامیاب ہونے لگے ۔ اور آپ کے توسل و اتصال سے درگاہ خداوندی مین دعائین مانگنے لگے ۔ غرض آپ کی جود و سخا ضیا باری کرنے لگی ۔ ہر فرد بشر آپ کے قلزم فیض و کرامات سے مستفید ہونے لگا ۔

اشعار

دل تیرا ہے مہبط نور خدا یا مردان غیب ؛ در تیرا ہے مخزن جود و سخا یا مردان غیب
تیرے انوار ولایت سے اسلام گلدہ جلوہ زا ہے ؛ ہر چراغ معرفت تیری ضیا مردان غیب
قلزم فیض و کرامت آپ کا ہے موجزن ؛ تشنہ ساحل پہ رہے سائل تیرا مردان غیب
ہم سمجھتے ہین اوسے موج نسیم خلد ہے ؛ تیرے دروازہ کی جو آتی ہوا مردان غیب
ہم سمجھتے ہین مسیحائے محبت آپ کو ؛ میرے درد عشق کی کیجے دوا مردان غیب

الغرض آپ کے مزار مبارک پر صرف انسان ہی شیدائی نہین تھے ۔ بلکہ وحوش و طیور بہی خدمت مین حاضر رہتے تہے چنانچہ ایک شیر مدتون حضرت کے درگاہ کی جاروب کشی کی ہے ۔ وہ شیر مغرب رویہ تالاب مین ہر روز بلاناغہ پانی نہاکر درگاہ پر حاضر ہوتا ۔ اور اپنے دُم سے آپ کے درِ مبارک کی جاروب کشی کیا کرتا تہا جس تالاب مین وہ شیر غسل کیا کرتا تہا ۔ اوس تالاب کا نام بہی کنڑی الفاظ مین یہی رکہا گیا ہے "دہولی کیری" یعنی شیر کا تالاب کہا جاتا ہے ۔ علاوہ اس کے ہمہ قسم کے پرندے بہی ہر روز درگاہ پُر انوار پر جمع رہتے ۔ رقص و سماع فرمایا کرتے ۔ اور عالم

وجد میں رہتے۔ یہ کیفیت لوگ دیکھکر حیران رہتے۔

اشعار

گنج اسرار محبت ہے صداے مردان غیب + ہے کلید مخزن انعام نام مردان غیب
سرنگون ہوتی ہے درگاہ حضرت پرخلق + فہم انسان سے ہے بالاتر مقام مردان غیب

بعض کیل کے زندہ دل بزرگون نے حضرت کے مزار پر پہونچکر مراقبہ و مکاشفہ مدتون فرمایا ہے۔ جن مین سے ایک ایسے کامل بزرگ ہیں۔ جنکا نام مین بوجہ تاکید ظاہر تو نہین کرسکتا۔ مگر مجھکو اون کے ارشادات سے بے حد اتفاق ہے۔ چونکہ مین نے زمانہ طالب علمی مین صاحب ممدوح کو کئے مرتبہ درگاہ پر معتکف دیکھا ہی اور مسلسل سال با سال زیارت بلاناغہ ہر روز کرتے یہی دیکھا ہے۔ اس لحاظ سے کہہ سکتا ہون کہ۔ واقعات عالم رویا یا مکاشفہ سچا ہے۔ وہ یہ کہ حضرت مردان غیب ولی اللہ کی زیارت فرماے ہین۔ آپ کا حلیہ شریف یون ہے۔ روشن چہرا۔ حنائی ریش مبارک دراز قد۔ بزرگ جسیم رکھتے ہیں۔

ہماری دعا

اب خداے پاک سے دعا کرتا ہون کہ اے میرے پروردگار میرا دلی جذبۂ حقیقی اہماک تجھ سے پوشیدہ نہین ہے۔ اور مین اپنے ملک قوم کی محبت مین سرشار ہوکر جسقدر جد و جہد سے دیہاتی مسلمانون کی اصلاح میں منہمک ہون۔ وہ بھی تیری پاک ذات سے پوشیدہ نہین ہے۔ اے واحد احد فرد صمد سمیع و بصیر علیم و خبیر بطفیل پنجتن پاک و بطفیل شہداے کربلاے معلی و واصلانِ خدا میری دلی آرزو بر لا

اور حکامان مقامی و مجازکو دلونمین حقیقی سچا قومی جذبہ دے کہ وہ بہی اسمین حصہ لین اور مذہبی باتون کو حقیقی طور سے مخصوص کرین۔ اے خدائے پاک سچ ہے ہم برائے نام تیرے خاصان خدا اولیاء اللہ کے مزارون پر جاتے ہین۔ اور پہول چڑہاتے ہین فاتحہ پڑہتے ہین سچ ہے یہہ باتین ہماری محض دکہاوے کی ہین۔ دراصل کچہہ بہی حقیقی احساس ہمارے دلونمین نہین ہے مگر تیرے فضل کے محتاج ہین۔ آہ واللہ حقیقی عقیدت مندی ہماری ہوتی تو عملی ثبوت بہی ہم سے ملتا۔ اے بندہ پرور بندہ نواز اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے طفیل ہم سب اہل وطن پر رحم فرما۔ ہمارے لغزشون اور خطاؤن سے درگزر فرما۔ اے خدائے پاک سچ ہے ہمارا دل اس بات کی گواہی دیتا ہے۔ کہ ہم جو کررہے ہین۔ خیرخواہی اور کفایت شعاری کا سبق الٹ رہے ہین۔ یہہ حقیقی معنی مین نہین ہے۔ آہ ثمہ آہ اے خدا۔ یہہ ہمارا جسم ناپیدار خود تیرے جناب مین خم ہوتا چلا جارہا ہے۔ اور سفیدی نے خود ہمکو تیرے یاد کی سبق دیرہی ہے۔ مگر اے پروردگار ہم اپنی نفس سرکش کو تیرے دربار مین خمیدہ نہین کررہے ہین ہم نادم وپشیمان ہین۔ تیرے جناب مین صدق دل سے توبہ کرتے ہین۔ اے قادر قوی الہی کیا کرین ہم کو صبح تا شام یہی خیال خام لگا ہے کہ ہم خیرخواہ ثابت ہون دنیا مین عزت ملے۔ اعلی مراتب پر ہم فائز کئے جاین۔ اے رحیم وکریم سمیع وعلیم حالانکہ ہمارے اباواجداد بہی بڑے بڑے عہدون پر مامور تہے۔ اور ان کے

دلی اور سچے جذبے اور اون کے کارنامہ بہی ہمارے پیش نظر رہیں اور وہ ہمارا یاد بہی بہولا نہین گیا۔ کہ وہ بہی ہم سے زیادہ خیرخواہ اور منصف تہے اور وہ بزرگ بہی اولیاء عظام سے محبت اور عقیدت مندی رکہتے تہے۔ مگر وہ جانعش محبت جو جاگیر کے لئے عدیم المثال و بےنظیر ہے قائم کر گئے۔ اور اعراس اولیاء اللہ کیلئے سالانہ معتد بہ امداد مقرر کر گئے۔ اے خدائے پاک تو دانا و بینا ہے وہ تجہہ کو جواب دے چکے ہین۔ اور وہ اس ناپائدار دنیا کو چہوڑ کر مدت ہو چکی ہے۔ پہر بہی اون کا نام میرے پیارے وطن جاگیر کی زمین پر اتبک تابان و درخشان ہے۔ اور حقیقی معنون مین زندہ ہے۔ اے خدائے قہار و جبار واقعی ہمکو جب ویسے بزرگون کی اولاد ہونیکا دعوی ہے۔ اور ہم دین و دنیا کی نیک نامی چاہتے ہین اور حقیقی مسلمان ہین تو ہمارا فرض ہے کہ اون کے نقش قدم پر چلین اور تبلیغ و تشہید کے مبارک کامون مین حصہ لین۔ اور اپنی زندگی میں کوئی ایسی زندہ یادگار قایم کرین۔ جس سے بنی نوع انسانون کی فلاح و بہبودی ہوئے۔ اور ملک مین ایسے افراد تیار ہون۔ جو قوم و ملک کی سچی جانثاری کیلئے ہر وقت مستعد و آمادہ رہین جس سے ملک کی سرسبزی و شادابی کا باعث ہے۔ مگر کیا کرین اے قدوس الصبوح ہم نفس کے ہاتہون تنگ ہین۔ اور تیرے توفیق کے محتاج ہین جس کے باعث سچے مومن ہونیکے ہرگز مستحق نہین ہین۔ اے اللہ ہم پہ رحم فرما۔ مومن دین دار رکہہ۔ اور مومن دین دار اوٹہا۔ جبتک رہین تیرے رہین۔ جب مرین تیرے مرین

غزل بشان مردان غیب رحمۃ اللہ علیہ

* * *

خیال وصل میں لیل و نہار ہم بہی ہین ÷ جمال غیب پہ دل سے نثار ہم بہی ہین
شرف عطا ہو ہر روز اپنی خدمت کا ÷ اس آرزو مین پہر انتظار ہم بہی ہین
ہمین بہی جلوہ دکہا دے تو اے مہ کمل ÷ برائے دید بہت بیقرار ہم بہی ہین
ضرور چشم عنایت ادہر بہی ہو جائے ÷ جناب آپ کے ایک جان نثار ہم بہی ہین
شراب عشق سے تیرے جو رہتے ہین سرشار ÷ وہ مرد اہل خرد ہوشیار ہم بہی ہین
نکلئے پہتر کے حجرہ سے چہرا دکہائے یا غیبؒ ÷ مثال برق تپان بے قرار ہم بہی ہین
الٰہی بخش دے پہر جناب غیب زماں ÷ گناہ کر کے بہت شرمسار ہم بہی ہین

آخر التماس

حضرت مردان غیب ولی اللہ جنکا نہایت مختصر تذکرہ صفحات بالا مین پیش کیا گیا ہے۔ وہ ایک کیکل مشہور ولی اللہ ہین۔ ان کے حالات زندگی بہت کم فراہم ہوئے ہین۔ یہہ مختصر واقعات بہی غور سے ملاحظہ کرنیکے قابل ہین۔

ف ۲ ممکن ہے کہ کچہہ احباب اس عقیدہ کی سچائی کو تسلیم کرنیسے انکار کرین لیکن کم سے کم وہ اس امر سے انکار نہیں کر سکتے۔ جو لوگ بے لوث اور غیر متعصبانہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہین جو دنیا کے ظاہری اختلافات کو مٹا کر بنی نوع انسان کو ایک مقصد کے جانب لانیکا مقصد پیش نظر رکہتے ہین۔

اور جو دنیا میں دائمی سکون رضا و توکل کا وظیفہ رکھنے کے خواہش مند ہیں اور اون کے لئے اس عقیدہ سے بہتر کسی عقیدہ کا ملنا بظاہر مشکل ہے دوسرے حضرت مردان غیب ولی اللہ کے جو کچھ واقعات معلوم ہوئے ہیں ان سب سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ اون میں قومی تعصب کی بو تک نہ تھی۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کو اون سے ایک شان فیض پہونچا تھا اور اب بھی پہونچ رہا ہے

چونکہ اس ملک میں جہاں سب سے زیادہ دونوں قوموں کی بستی ہو وہاں حضرت مردان غیب ولی اللہ جیسے مست بہشتی بزرگوار کے حالات کی اشاعت اور حیات کا پرچار دونوں قوموں میں مفید نتائج پیدا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ امید کہ دونوں جماعتوں کے افراد [illegible] کر مستفید ہونگے۔ والسلام فقط

الفقیر

[illegible]